بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

سوال:۔ سبز عمامہ پہننا کیسا ہے؟

جواب:۔ بعون اللہ الوھاب۔ سبز عمامہ پہننا جائز ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

دستار مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اوقات سفید بود گاہے دستار سیاہ واحیانا سبز۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دستار مبارک اکثر سفید اور کبھی سیاہ اور کبھی سبز ہوتی تھی۔ ضیاء القلوب فی لباس المحبوب صفحہ ۴ ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں لکھا ہے۔ سلمان بن ابی عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے مہاجرین اولین کو پایا کہ وہ سوتی سیاہ اور سفید اور سرخ اور سبز اور پیلے رنگ کے عمامے باندھتے تھے۔

مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۶ صفحہ ۴۸

سوال:۔ یہ حدیث ضعیف ہے؟

جواب:۔ فضائل میں ضعیف حدیث بھی معتبر ہوتی ہے

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ یوم بدر ملائکہ کی نشانی سفید عمامے اور حنین کے دن سبز عمامے تھی۔ تفسیر خازن جلد ۲ صفحہ ۱۶۸ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں روز بدر ملائکہ کی نشانی سفید عمامے اور حنین کے روز سبز عمامے تھی۔ اور بعض روایات میں آیا ہے کہ روز بدر ملائکہ کی نشانی سیاہ عمامے اور

حنین کے روز سرخ عمامے تھی۔ سیاہ اور سرخ اور زرد پگڑی بھی مذکور ہے۔ لہذا تطبیق یوں ہوگی کہ بعض فرشتوں کی پگڑیاں سفید تھیں بعض کی سیاہ اور بعض کی سبز اور بعض کی سرخ اور بعض کی زرد تھیں۔ مدارج النبوۃ جلد ۲ صفحہ ۹۳

فتاوی شامی میں ہے۔ سفید رنگ اور اسی طرح سیاہ رنگ پہننا مستحب ہے کیونکہ بنی عباس کا شعار ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز مکہ میں داخل ہوئے۔ آپ کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ شریف تھا۔ اور سبز رنگ پہننا سنت ہے جیسا کہ شرعہ میں ہے فتاوی شامی جلد ۵ صفحہ ۳۱

مردوں اور عورتوں کو سرخ و سبز کپڑا پہننا بلا کراہت جائز ہے۔ فتاوی شامی جلد ۵ صفحہ ۲۳۶ ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ حبرہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں محبوب تھا کہ سبز رنگ اہل جنت کے لباسوں میں سے ہے۔ اور یہ بھی وارد ہوا ہے کہ رنگوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سبز رنگ محبوب ترین تھا۔ مرقاۃ شرح مشکوۃ جلد ۸ صفحہ ۲۲۵ معلوم ہوا کہ سبز رنگ سے بھی محبت کرنا ایمان کی علامت ہے۔ اور اس کو ناپسند سمجھنا کفر ہے۔ شیخ عبد الحق محدث دہلوی فرماتے ہیں۔

ہر کہ مکروہ پندارد از حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چیزے را کافر شود (مدارج النبوۃ جلد اول صفحہ ۴۰)

اسی لئے دعوت اسلامی والے سبز عمامہ شریف پہنتے ہیں

امام عبد الرؤف شرح شمائل میں فرماتے ہیں۔ کئی حدیثوں میں آیا ہے کہ اللہ تعالی کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ رنگ سفید ہے۔ اسی سے یہ بات ثابت ہوئی

ہے کہ سفید لباس سب سے افضل لباس ہے اور پیلے اور سبز رنگ کے درمیان سوچنے کی بات ہے کہ ان میں سے کون سا رنگ افضل ہے تو سبز رنگ کو پیلے کے اوپر ترجیح کی دلیل پائی جاتی ہے۔ شرح شمائل جلد اول صفحہ ۱۲۰

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سبز کپڑے محبوب تھے۔ احیاء العلوم جلد ۲ باب نمبر ۱۰

سوال: سبز عمامہ کو بطور علامت پہننا کیسا ہے؟

جواب: سبز عمامہ کو بطور علامت پہننا جائز ہے

علامہ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں۔ سبز پگڑی کی سادات کے لئے علامت کی شریعت اور سنت میں کوئی اصل نہیں اور نہ ہی زمانہ قدیم میں تھی۔ سادات کے لئے سبز پگڑی کی علامت ۷۷۳ھ بادشاہ اشرف شعبان بن حسین کے حکم سے معرض وجود میں آئی۔ سادات و غیر سادات میں سے جو بھی اس کو اپنانا چاہے۔ اسے منع نہ کیا جائے گا۔ اور جو سادات یا غیر سادات سے اسے ترک کرنا چاہے اسے اس کے پہننے پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔ یہ بھی جائز ہے کہ اسے اولاد نبوی کے ایک مخصوص گروہ کے ساتھ مختص کر دیا جائے۔ جو کہ حسنین کی ذریت ہیں۔ اور یہ بھی جائز ہے کہ اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری اولاد کے لئے عام رکھا جائے۔ الحاوی للفتاوی جلد ۲ صفحہ ۳۳ امام ابن حجر مکی فرماتے ہیں۔ شریفوں کے لئے سبز پگڑی کی علامت کی کوئی بنیاد نہیں۔ یہ سبز پگڑی کی سادات کے لئے علامت بادشاہ شعبان بن حسن کے حکم سے ۷۷۳ھ میں نکالی گئی۔ تو جب یہ سادات کے لئے علامت زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

کے بعد کی نئی چیز ہے کسی سید کو شرعاً نہ تو اس کی پابندی پر مجبور کیا جاسکتا ہے۔ اور نہ اسے کسی غیر سید کو روکا جاسکتا ہے۔ اور یہ علامت ایسی نہیں جس کا تقرر سادات کے لئے حکم شرعی ہو تو اس کا تقرر مباح ہونا چاہیے۔ الفتاوی الحدیثیہ صفحہ ۱۶۸

سبز عمامہ کو یہ سمجھ کر شعار بنانا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو شعار بنایا ہے۔ یہ غلط ہے۔ امام شہاب الدین خفاجی فرماتے ہیں۔ اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل شریف سے تعلق رکھنے والے سبز عمامہ باندھتے ہیں۔ یہ سبز عمامہ سلطان اشرف کے زمانہ میں سادات کی نشانی بنایا گیا۔ تاکہ سادات اور غیر سادات میں امتیاز ہو جائے۔ اگرچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز عمامہ کی تخصیص نہیں کی۔ نسیم الریاض جلد ۲ صفحہ ۵۲۳ ان عبارات سے معلوم ہوا کہ سبز عمامہ شریف سادات کے لئے ہی مخصوص کرنا کہ کوئی دوسرا اس کو استعمال نہیں کرسکتا۔ یہ غلط ہے۔ اس کی اصل سنت اور شریعت میں نہیں۔ بلکہ اس کو جو بھی پہنے۔ خواہ وہ سادات سے ہو یا غیر سادات سے اس کو منع نہ کیا جائے گا۔ نہ تو کسی کو اس کی پابندی پر مجبور کیا جا سکتا ہے اور نہ کسی کو سبز عمامہ باندھنے سے روکا جاسکتا ہے کسی کو سبز عمامہ باندھنے پر مجبور اس لئے نہیں کیا جاسکتا کہ امر شرعی نہیں ہے۔ اور سبز عمامہ باندھنے سے اس لئے روکا نہیں جاسکتا کہ مباح ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ جس نے تکبر و فخر جاہ و ناز کا لباس پہنا یا اپنے آپ کو زہد و نیکی سے مشہور و معروف کرنے کے لئے کوئی مخصوص لباس اختیار کیا۔ یا اپنی بزرگی کی نمائش کے لئے سبز رنگ کا کپڑا اپنی

علامت ٹھہرالیا۔ یا عالم دین نہ تھا مگر علماء کی وضع و قطع اختیار کی تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنائے گا۔ مرقاۃ شرح مشکوۃ جلد ۸ صفحہ ۲۵۸ لیجئے قارئین حضرت علامہ امام علی بن سلطان قاری کا فرمان آپ نے ملاحظہ فرمالیا کہ تکبر کے طور پر لباس نہ پہنے کہ تکبر بہت بری چیز ہے۔ دنیوی فخر کے طور پر لباس نہ پہنے کیونکہ ایسا فخر اللہ کو پسند نہیں۔ اپنے آپ کو زہد و نیکی سے مشہور و معروف کرنے کے لئے کوئی مخصوص لباس نہ پہنے۔ کہ اس میں ریاکاری ہے۔ اپنی بزرگی کی نمائش کے لئے سبز رنگ کا کپڑا اپنی علامت نہ بنائے۔ سبز رنگ کو اپنی علامت تو بنا سکتا ہے۔ مگر بزرگی کی علامت نہیں بنا سکتا۔ کیونکہ بزرگی صرف سبز رنگ میں ہی نہیں ہے۔ بزرگ، بزرگ ہی ہے خواہ وہ سفید رنگ کا لباس پہنے خواہ سیاہ رنگ کا خواہ سبز یا پیلے رنگ کا پہنے عالم نہ ہوتے ہوئے علماء جیسی وضع و قطع نہ بنائے علماء اپنی شان علمی کے ظہور کے لئے کوئی مخصوص قسم کا لباس پہنتے ہیں۔ تاکہ لوگ ان کو اس مخصوص لباس سے پہچان کر ان سے شریعت کے احکام سیکھیں۔

الحمد للہ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب نبی کریم رؤف الرحیم صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل و کرم سے ہم نے دلائل سے یہ واضح کردیا ہے کہ سبز رنگ کا عمامہ شریف بھی پہننا بالکل جائز ہے۔ کسی کو بھی سبز عمامہ شریف پہننے سے منع نہیں کیا جاسکتا۔ جس کا جی چاہے استعمال کرے۔ عمامہ شریف ہونا چاہیے۔ خواہ وہ سفید ہو۔ یا سیاہ ہو یا سبز یا زرد۔

حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی

کام کیا۔ پھر اس کی اجازت ہو گئی مگر ایک گروہ نے اس سے پرہیز کیا۔ یہ خبر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے خطبہ پڑھا۔ اور اللہ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا کہ ان لوگوں کا کیا حال ہے۔ کہ ان چیزوں سے بچتے ہیں۔ جو میں کرتا ہوں مشکوٰۃ شریف صفحہ ۲۷۔

سبز عمامہ باندھنے والے بھی محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار ہو کر باندھتے ہیں۔ اس لئے ان کو حقیر جاننا مکروہ ہے۔

سوال۔ مفتی غلام سرور صاحب قادری نے اپنے ماہنامہ الصبر نومبر ۱۹۹۳ء صفحہ ۴۴ میں لکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بذات خود سبز عمامہ باندھنے کا کام نہیں کیا۔ اسی رسالہ کے صفحہ ۴۹ میں لکھا ہے۔ کہ سبز عمامہ بدعت ہے؟

جواب۔ بعون اللہ الوہاب، محترم و مکرم جناب مفتی غلام سرور قادری صاحب مدظلہ کی زیارت سے تو میں مشرف نہیں ہوا لیکن انہوں نے جو کچھ لکھا ہے میں منطقیانہ اور محققانہ اور عالمانہ جوہر دکھائے ہیں وہ صرف اور صرف یہی نعرے لگا رہے ہیں کہ دروغ گو را حافظہ نباشد مثلاً مفتی صاحب اسی ماہنامہ کے صفحہ ۱۹ میں لکھتے ہیں۔ کہ جہاں تک سفید پگڑی کا تعلق ہے تو چونکہ آپ نے اسے اکثر اوقات استعمال کیا اس لئے سنت اسے ہی کہا جائے گا۔ سیاہ اور سبز پگڑی چونکہ آپ نے کبھی کبھی استعمال کی تاکہ اس کا جواز قائم ہو جائے اس لئے اسے جائز تو کہا جائے گا مگر سنت نہیں کہا جائے گا۔ اور صفحہ ۴۴ میں لکھا ہے۔ کہ ثابت ہوا کہ سبز عمامہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے استعمال نہ کیا۔ جناب مفتی صاحب کے اس تناقض کی دو ہی صورتیں ہو

سکتی ہیں۔ ایک صورت یہ ہو سکتی ہے۔ کہ یہ تناقض مخبوط الحواسی کے سبب سے ہے۔ اور دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ مفتی صاحب لکھتے وقت جذب کی حالت میں ہوں۔ مفتی صاحب کا سبز عمامہ کو بدعت لکھنا سراسر ظلم اور ناانصافی ہے۔ ہم نے فتاویٰ شامی کے حوالہ سے اس کا سنت ہونا ثابت کر دیا ہے۔ فتاویٰ شامی وہ کتاب ہے جس کی اہمیت بیان کرتے ہوئے۔ جناب مفتی صاحب نے لکھا ہے۔ فتاویٰ شامی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اذن شریف سے آپ کے اور آپ کے دو صحابی حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے بیٹھ کر لکھا گیا۔ ماہنامہ الصبر مئی ۱۹۹۱ء صفحہ ۴۴

بعض حضرات نے یوں جہاد کیا ہے۔ کہ اپنا پتہ تو نہیں لکھا۔ مگر اسی ماہنامہ الصبر سے کچھ مضمون لے کر اردو میں اشتہار چھاپ کر تقسیم کرنا شروع کر دیا۔ کہ سبز عمامہ اتار دو۔ مفتی صاحب کا سبز عمامہ کو بدعت لکھنا اور یہ لکھنا کہ کسی مخصوص علامت یا لباس سے اپنے آپ کو مشہور و معروف کرنا ممنوع ہے۔ الصبر صفحہ ۲۷۔ اس سے جو نتیجہ نکلتا ہے۔ وہ یہ قارئین کرتا ہوں۔ قارئین مفتی صاحب کی اس عبارت سے جو نتیجہ نکلتا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے میری سنت سے اعراض کیا وہ میرا امتی نہیں بخاری شریف جلد ۲ صفحہ ۷۵۷ مصنف عبدالرزاق جلد نمبر ۱۱ صفحہ ۲۹۱ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۲۷۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی بدعتی کا نہ روزہ

قبول کرتا ہے۔ اور نہ نماز اور نہ صدقہ اور نہ حج اور نہ عمرہ اور نہ جہاد اور نہ اس کی کوئی فرضی عبادت قبول کرتا ہے۔ اور نہ نفلی۔ بدعتی اسلام سے ایسے خارج ہو جاتا ہے جیسے گوندھے ہوئے آٹے سے بال نکل جاتا ہے۔ ابن ماجہ شریف صفحہ ۶

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا چھ قسم کے لوگ ہیں۔ جن پر میں بھی لعنت بھیجتا ہوں اور اللہ بھی ان پر لعنت کرے ان میں سے ایک وہ ہے۔ جو میری سنت کو چھوڑ دے۔ مستدرک جلد اول صفحہ ۳۳۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر بدعتی پر توبہ کا دروازہ بند کر دیا ہے۔ مجمع الزوائد جلد ۱۰ صفحہ ۱۸۹

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے کسی بدعتی کی تعظیم کی تو اس نے اسلام کو گرانے کی مدد دی۔ مشکوۃ شریف صفحہ ۳۱

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ سنت سے اعراض کرنے والا امت سے خارج ہے۔

اللہ تعالیٰ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پر لعنت ہے۔ بدعتی کی کوئی عبادت قبول نہیں اور وہ اسلام سے خارج ہے۔ اس کی تعظیم اسلام کو گراتا ہے۔ بدعتی پر توبہ کا دروازہ بھی بند ہے۔ مفتی صاحب کے عقیدہ کے مطابق مفتی صاحب کے نزدیک تمام دعوت اسلامی والے بمعہ اپنے امیر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے خارج اور لعنتی ہیں۔ اسلام سے بھی خارج ہیں۔ ان کی کوئی عبادت قبول نہیں۔ اگر کوئی ان کی تعظیم کرے تو وہ بھی ویسا ہی مجرم۔ اگر بالفرض دعوت اسلامی

والے توبہ کریں تو ان کی توبہ بھی قبول نہ ہوگی۔ ان پر توبہ کا دروازہ بھی بند ہو چکا ہے۔ قارئین سوچ رہے ہوں گے کہ دعوت اسلامی والوں نے کون سا جرم کیا ہے کہ جس کی پاداش میں ان پر اتنے سخت ظلم و ستم ڈھائے جا رہے ہیں۔ میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ مفتی صاحب کے نزدیک دعوت اسلامی والوں کا قصور صرف اور صرف یہ ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے پیارے پیارے اور میٹھے میٹھے کی مدنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز عمامہ شریف بھی پہنا ہے۔ اسی جذبہ کے تحت وہ بھی پہنتے ہیں۔ یہی وہ جذبہ ہے کہ جس کو عشق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ دو ورقی اشتہار شائع کر کے بانٹنے والوں نے خباثت قلبی کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ خیال بھی نہ کیا کہ ہمارے مقدس آستانوں سے تعلق رکھنے والوں کی کوئی نہ کوئی علامت ہوگی۔ جس کی اصل جناب مفتی صاحب کے نزدیک نہ سنت میں ہے نہ شریعت میں۔ مثلاً کسی آستانہ سے تعلق رکھنے والوں نے ایسی ٹوپی پہنی ہوتی ہے۔ جو دوسروں سے منفرد قسم کی ہوتی ہے۔ کسی آستانہ سے تعلق رکھنے والوں کے گلے میں کسی خاص نوع کا کپڑا ہوتا ہے جس سے وہ دوسروں سے ممتاز نظر آتے ہیں۔ کسی آستانہ سے تعلق رکھنے والے خاص قسم کی ٹوپی کے اوپر مخصوص طریقے سے پگڑی باندھتے ہیں۔ مفتی صاحب کے ٹھوس اور غیر متزلزل عقیدہ کے مطابق تمام کے تمام امت سے خارج لعنتی ہوئے۔ ان کی توبہ بھی قبول نہیں کیونکہ ان کے لئے توبہ کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔ جناب مفتی صاحب مدظلہ سوچ سمجھ کر ٹھنڈے دل سے بتائیں کہ جو شخص مسلمانوں کے بارے میں یہ عقائد رکھے وہ مسلمان ہے یا کافر۔

سوال:- مفتی صاحب مدظلہ نے لکھا ہے کہ ہمیشہ کے لئے سبز یا کسی اور رنگ کی پگڑی اپنے لئے مخصوص کرنا مجوس کا طریقہ ہے۔۔۔۔ دعوت اسلامی والے بھائی اور خصوصاً محترم محمد الیاس قادری صاحب سبز پگڑی کی علامت کو چھوڑ کر سفید عمامہ ہی کو استعمال کریں گے۔ ۔البر نومبر ۱۹۹۲ء صفحہ ۴۸

جواب:- بعون اللہ الوھاب۔ امیر دعوت اسلامی دامت برکاتہم القدسیہ کو جناب مفتی صاحب کا محترم لکھنا اس پر دلالت کرتا ہے کہ مفتی صاحب نے اپنے اس رسالہ میں جو بھی لکھا ہے وہ ان کے ضمیر کے خلاف ہے عجیب بات ہے کہ دعوت اسلامی والوں کو بدعتی بھی جانتے ہیں۔ اور بدعتی گر کو محترم بھی لکھ رہے ہیں۔ جب مفتی صاحب اپنی تحریر پر بھی اعتماد نہیں رکھتے تو دوسرے لوگ مفتی صاحب کی ایسی غلیظ ترین تحریروں پر کیسے اعتماد کریں گے مفتی صاحب کے عقیدے کے مطابق ایک رنگ کو مخصوص کرنا مجوس کا طریقہ ہے۔ تو مفتی صاحب کا یہ کہنا کہ سفید عمامہ ہی کو استعمال کریں بے دینی ہے۔

اجہل الناس فقیر محمود احمد سنی حنفی قادری نعیمی بریلوی عفی عنہ

(گجرات پرنٹنگ پریس ظہور الٰہی اسٹیڈیم نزد نواہ چوک گجرات)